من کہ من ناشدم من اوِشدم اوماوراشدند، من کہ بس بی نشاں شدم چارہ گر جا بجاشدند

اوجِ خیال



اوجِ خیال

عمار یاسر

مقدمہ

میری شاعری کا یہ سفر "قطعاتِ خیال" سے شروع ہوا اور "ابیاتِ خیال" سے گزر کر اب "اوجِ خیال" تک آ پہنچا ہے۔ یہ سفر محض الفاظ کا نہیں بلکہ احساسات، مشاہدات اور تجربات کا سفر ہے۔ ہر مجموعے میں میری ذات کا ایک نیا پہلو سامنے آیا ہے اور اب یہ تیسرا مجموعہ میرے تخلیقی سفر کی ایک اگلی منزل کا گواہ ہے۔

"اوجِ خیال" میں آپ کو محض غزل اور نظم کے روایتی رنگ ہی نہیں ملیں گے بلکہ روحانیت کی روشنی، رشتوں کا تقدس، محبت کی پاکیزگی اور جدت کے نئے دریچے بھی کھلتے نظر آئیں گے۔ میں نے اس مجموعے میں کوشش کی ہے کہ لفظ صرف اظہار نہ رہیں بلکہ قاری کے دل میں اُتر کر اس کی روح کو بھی چھو لیں۔ یہاں فکر اور جذبہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں؛ کبھی یہ اشعار دل کو سکون دیتے ہیں تو کبھی ایک نیا سوال پیدا کرتے ہیں۔

میرا یقین ہے کہ شاعری کا اصل کام دلوں کو جوڑنا، رشتوں کو معنویت دینا اور انسان کو اپنے خالق اور اپنی اصل سے قریب کرنا ہے۔ اگر "اوجِ خیال" کا کوئی شعر قاری کو لمحہ بھر کے لیے بھی خود سے یا اپنے رب سے قریب کر دے، یا رشتوں کی حرمت یاد دلا دے، تو یہی اس کتاب کی کامیابی ہے۔

یہ مجموعہ دراصل میری اُس بے چینی کا نتیجہ ہے جو ہمیشہ مجھے "مزید سچائی، مزید باریکی اور مزید اظہار خیال" کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ "اوجِ خیال" میرے شعری سفر کا محض ایک پڑاؤ نہیں، بلکہ ایک نئی راہ ہے جہاں سے آگے اور بھی راستے کھلیں گے۔ بشرطیکہ زندگی۔

عمار یاسر

مصنف اوج خیال

فہرست مطالب

متفرق

1

حقیقی خالق خدائے واحد کا آسرا ہے۔۔

وہی ہے حامی اسی کی رحمت ہے بے پناہ ہے۔۔

میں دنیاداروں کی راہنمائی سے تھک چکا ہوں۔۔

۔تماش بینوں کی خیر خواہی سے تھک چکا ہوں۔۔

2

جل وے جل..

توں مخملی لبادیاں دا پالتو ..
کیویں بدلسیں یار ساڈا حال تو...
اے صوف نئیں اے ململاں دی دھوڑ ہے..
ہزار وار آکھساں جو کوڑ ہے...
توہاڈے اے دماغ دا فتور ہے...
اے نور نئیں اندھاریاں دا پور ہے..
جہالتاں دا راج ڈیکھ جا بجا...
منافقت دا رقص جاری ہر جگہ..
اساکوں تیڈے سودیاں دا پوسی مل..
ڈکھا ناں ساکوں سبز باغ جل وے جل..

-

3

ساہ امانت خدا دی ہے میڈا ابھرا

ول اے آوے ولا یانا آوے ولا

اے وی ممکن ہے جو میڈے ساہ رک ونجن۔

رستے بند تھی ونجن منزلاں مک ونجن۔۔

ساڈی سنڑ چاذرابہہ تے ڈکھ سکھ ونڈا۔۔

ساکوں ملیاچا کر ساڈیاں مونجھاں لہا۔

توں الا بول سب نال چھوڑی ودیں۔۔

سارے سجڑاں توں رشتے جو توڑی ودیں۔۔

منگ دعا شالا جیندییں الوں ہابھرا۔۔

زندگی ختم تھی گئی تاں کیافائدہ۔۔

توں الیسیں مگر میں ناسگساں الا۔۔

توں ولا آکھسیں یار ہنڑ تاں الا۔۔

4

مہمان بنڑکے جھوکاں دوٹر آ۔۔

دعوت ہے تیکوں توں سیت پور آ۔۔

شربت پلاواں دعوت کھواواں۔۔

تیکوں علی پور دیاں سیر اں کر اواں۔۔

سونڑھاچناب اے حد بے حساب اے۔۔

سندھوہے دریا کیڈا انواب اے۔

گبر اریں دی مچھلی منگیساں۔۔

تیکوں کندائی داکھوا کھویساں۔۔

مہمان جو ہیں روضے ڈکھیساں۔۔

آ شاہ بلاول میں گھن کے ویساں۔۔

اے دیس میڈا شاہاں دادیس اے۔۔

دیساں داپیارا آپاں دادیس اے۔۔

آبادشاہاں دے گھر ڈکھاواں

آ سیت پور آہاں تے بلھاواں۔۔

مہمان بنڑکے جھوکاں دوٹر آ۔

دعوت ہے تیکوں توں سیت پور آ۔۔۔

5

رزق حرام دے ککڑ نا کھا حق حلال دا ساگ پکا۔۔
سیت پور یا احمد پور یا خانیوال دا ساگ پکا۔۔
سنگت ساتھ ہمیش نا رہسی ساگ چھڑیسی ساتھ نا۔۔
ساتھ نبھیسی ساگ ہمیشہ پچھسی تیری ذات نا۔۔
ڈیکھ وفاواں ساگ دیاں جو ہر ہک دا غم خوار جو ہے۔۔
ہر سبزی دے نال ہے ہمدم مخلص تابعدار جو ہے۔۔
پوہ مہینے آو نڑوالا ساگ بغیر ادھورا ہے۔۔
ساگ دی سنگت ہووے یا سر ول ہر موسم پورا ہے۔۔

6

من کہ من نہ شدم من او شدم او ماورا
شدند۔
من کہ بس بی نشاں شدم چارہ گر جا
بجا شدند ۔

شعر یاسر

7

محبوب ہزار محب حصہ اول..
شعر یاسر...

وہ جہاں جائے جہاں اس کی طلب کرتا ہے ہمدم..
سانس رک جاتی ہے اور جان بہ لب کرتا ہے ہمدم ..
جائے صحرا یا گلستان میں یکسر ہے برابر..
ہر کس و ناکس و بے کس پہ ستمگر ہے برابر
اپنے سر کاٹ کے آہو ہیں کھڑے راہ میں دیکھو..
تھامتے ہیں غزال دل یہاں ہرگاہ میں دیکھو

حصہ سوم

پھول کا کہنا ہمیں نوچ لو ڈالی کے بدن سے..
اور کلیاں کہ ہمیں مسل دو پیروں کے وزن سے..
گل مہندی یہ کہے پیس ہی ڈالو ہمیں ہمدم..
اور پانی یہ کہے چھو لو تو آب حیات ہم..
غرض اس چارہ گر کے شوق میں عالم ہے تڑپتا..
کس طرح دل مرا بے تاب ہے سینے میں دھڑکتا..

حصہ سوم

پھول کا کہنا ہمیں نوچ لو ڈالی کے بدن سے..
اور کلیاں کہ ہمیں مسل دو پیروں کے وزن سے..
گل مہندی یہ کہے پیس ہی ڈالو ہمیں ہمدم..
اور پانی یہ کہے چھو لو تو آب حیات ہم..
غرض اس چارہ گر کے شوق میں عالم ہے تڑپتا..
کس طرح دل مرا بے تاب ہے سینے میں دھڑکتا..

8

ذکرِ امام حسینؑ علیہ السلام—از الف تا ی

الف

اعجازِ کربلا ہے، مرا بادشاہ حسینؑ

ہاں وہ امامِ حق ہے، امامِ وفا، حسینؑ

ب

بے مثل "ب" سے باغِ نبیؐ کا حسینؑ پھول

نوکر کے چند لفظ ہیں، آقا! کرو قبول

پ

ہے "پ" سے پیکرِ وقار، صبر کا نشاں

اعلیٰ ہے جس کا امتحان، مثلِ آسماں

ت

تہذیب دین، شکر و رضا، طالبِ مولا

تاریخ میں کوئی نہیں مولا ترے جیسا

ٹ

ٹوٹا نہ حوصلہ، نہ ہٹا راہِ حق سے وہ

ٹھہرا تھا کربلا میں، تھا حیدرؑ کی جان جو

ث

ثانی نہیں ہے "ث" سے مرے شاہؑ کا کوئی

۔۔ان کے طفیل، میری دعا پوری ہو گئی

ج

جاں بھی لٹا دی، آل بھی، کنبہ کٹا دیا

اصغرؑ سا نونہال بھی، جس نے لٹا دیا

چ

اور "چ" سے چمکتا ہوا وہ ماہتاب ہے

ظلمت کو چیرتا ہوا، اک آفتاب ہے

ح

حق کا امام، راہِ شریعت کا پاسباں

حُرؓ کو بھی معاف کر دیا، ایسا ہے مہرباں

خ

خاکِ شفا بنا دیا کربل کی خاک کو
عظمت ملی ہے نینوا کی ارض پاک کو

د

دینِ نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کس نے بچایا، حسینؑ نے
اور حق کا سیدھا رستہ دکھایا، حسینؑ نے

ذ

ذکرِ حسینؑ، مومنو! ہے سب کا آسرا
جو کچھ ملا، حسینؑ کے صدقے سے ہے ملا

ر

وہ "ر" سے رہبرِ جہاں، دکھائی جس نے روشنی
حسینؑ، نورِ سحر ہے، حسینؑ دل کی آگہی

ز

زخم لگے ہیں جابجا، کٹا ہوا بدن ترا
اٹا ہے گرد میں بدن، لہو میں پیرہن ترا

ژ

ژرف نگاہ پیرِ من، حسینؑ افتخار ہے

اسی کا ذکر ہے، اسی کی یاد بار بار ہے

س

ہے "س" سے سجادؑ، اس کا بیٹا، زینِ دین کی

نماز جس کی کربلا میں بھی نہیں قضا ہوئی

ش

شمار پنجتنؑ میں ہے، امامؑ بھی، پیام بھی

حسینؑ شخص بھی ہے، شخصیت بھی ہے، نظام بھی

ص

وہ صدق "ص" سے صدیق، صادقؑ و سعیدؑ ہے

وہ دین کی پناہ ہے وہ مومنوں کی دید ہے

ض

ضیائے دین، شانِ مصطفیٰ ﷺ، گلِ مراد ہے

وہ کل بھی زندہ باد تھا، وہ اب بھی زندہ باد ہے

ط

۔۔طیورِ دل پہ کس کا راج ہے بتا، حسینؑ کا

۔۔ہیں طاقتیں، حسینؑ کی، مرا خدا حسینؑ کا

ظ

ظہورِ حق حسینؑ ہے، ظفر نشاں حسینؑ ہے

نہ جھک سکا، نہ رک سکا، وہ کارواں حسینؑ ہے

ع

یہ "ع" کا پیام ہے، وہ عظمتوں کا نام ہے

ہے ناز جس پہ عرش کو، ہمارا وہ امامؑ ہے

غ

غم اُس کا دین کی بقا، وہ دین کی پناہ ہے

وہ شاہِ کربلا ہے اور جہاں کا بادشاہ ہے

ف

ہے "ف" سے فخر آدمی، وہ بخششوں کا نام ہے

نواز دیتا ہے ہمیں اسی کا فیض عام ہے

ق

قرآن پڑھ رہا تھا، جس کا سر سناں پہ مرحبا

۔۔چراغِ اک وفا کا تھا سناں پے بھی نا بجھ سکا

ک

کربؑ وبلا کی شان ہے، اللہ کا ولی

۔جس نے یزید کی نہیں بیعیت قبول کی

گ

گلزارِ مصطفیٰ ﷺ کے گلاب، اے حسینؑ مرحبا

اے فاطمہؑ زہرا کے بخت، نورِ عین مرحبا

ل

لو! حق کو بجھانے کو چلا لشکرِ ستم

لیکن بڑھا سکا نہ آگے ایک بھی قدم

م

ہے میم سے محبوب کبریا میرا حسینؑ

لولاک کی فضا کا منتہا میرا حسینؑ

ن

ہے "ن" سے نورِ نبی ﷺ، نبی ﷺ کے دل کا چین ہے

ہے مجتبیٰؑ کا بھائی اور علیؑ کا نورِ عین ہے

و

وہ کربلا، کہ جس میں وعدۂ نبی ﷺ وفا ہوا

گواہ عرش و فرش ہیں، گواہ ارض کربلا

ہ

ہمارے دل کی دھڑکنوں میں بس رہا ہے یا حسینؑ

ہمارا جو شعور ہے، وہ ہے مرے مولاؑ کی دین

ی

یزیدیت کے سامنے، نہ جھک سکا حسینؑ ہے

نبی ﷺ کا دیں بچا گیا، وہ باوفا حسینؑ ہے

آزاد شاعری

1

بچوں کا عزم۔۔

دن کا راجا سورج تھا پر رات پڑی تو ڈوب گیا۔۔

اور ہم رات کے جگنو بن کر سب کو راہ دکھائیں گے۔۔

مانیں گے استاد کا کہنا اور ماں باپ کی مانیں گے۔۔

ہم سچے دل سے مانیں گے وہ جو بھی فرمائیں گے۔۔

دشمن ہے جو ملک کا پکا جاہل ہے وہ جاہل ہے۔۔

ہم اس جاہل کے بچوں کو امن کا امن درس پڑھائیں گے۔۔

قائداعظم رہبر ہیں اور ملک ہمارا اچھا ہے۔۔

ہم اس ملک کو دنیا بھر میں محنت سے منوائیں گے۔۔

رشتہ داروں سے اور ہمسایوں سے نفرت نا کرنا۔۔

مل جل کر رہنا ہے سب سے دنیا کو بتلائیں گے۔۔

تو توفیق دے میرے مالک اپنے ملک کے کام آؤں۔۔

ہم اپنے پرچم کو اک دن تاروں تک لے جائیں گے۔۔

2

شمع اور پروانہ۔۔

شمع نے کہا روشنی پھیلاتی رہوں گی۔۔

پروانہ کہے اس لیے عاشق ہیں ترے ہم۔۔

شمع نے کہا غم میں تیرے گھل گئ ہوں میں۔۔

پروانے دیکھ اس لیے آنکھیں ہیں میری نم۔۔

پروانے میاں دور رہو مجھ سے وگرنہ۔۔

بے موت مروگے مرے شعلے سے ہی یک دم۔۔

پروانہ کہے موت کی پروانا کروں گا۔۔

جو تیرے غم میں آئے نہیں اس قضا کا غم۔۔

میری ہزار نسلیں جلیں تیرے عشق میں۔۔

باز آئیں گے نہیں کبھی شوریدگی سے ہم۔۔

3

نشیمن جل گیا اک دن،

اچانک بے سبب اپنا،

یقیناوہ محبت تھی،

کہ جس کے واسطے یاسر،

گنوایاہم نے سب اپنا،

مگر اب دل کی بے باکی،

وہ جرات چھوڑ دی ہم نے،

محبت چھوڑ دی ہم نے۔۔

یقیناہم کو بھی کافی،

ہے محرم راز رب اپنا،

مصلہ ہے نمازیں ہیں،

وطیرہ دیکھ اب اپنا،

کہ دنیاوی خداؤں کی،

اطاعت چھوڑ دی ہم نے،

محبت چھوڑ دی ہم نے۔

4

ستم سہتے ہیں خستہ ہیں۔۔

سنو ہم دست بستہ ہیں۔۔

پڑے ہیں راہ میں دیکھو۔۔

سنو ہم دل شکستہ ہیں۔۔

کہ دل تھامے کھڑے ہیں ہم۔۔

مگر پھر بھی برے ہیں ہم۔۔

منافق پن نہیں آتا

یہی اک فن نہیں آتا

سنو چپ چاپ رہتے ہیں

ہمیں بھاشن نہیں آتا

مصائب میں گھرے ہیں ہم

مگر پھر بھی برے ہیں ہم

5

اساڈے سکھاں دے ڈینہہ گزر گئے۔۔ اساں تے مشکل داوقت آ گئے۔۔

اساں جو در در ذلیل ہیسے۔۔

اساکوں غربت دے درد کھا گئے۔۔ ساکوں الاونڑ دا جوش کینی۔۔

ساکوں تاں رووَنڑ داہوش کینی۔۔

امیر ھاسے تاں رونقاں ھن۔۔

غریب تھی گیوں تاں پچھدا کوئی نئیں۔۔ جو افسری ہئی تاں محفلاں ہن۔۔

شہی توں لہہ گیوں الیندا کوئی نئیں۔۔

اے دلڑی ہنڑ بالا پوش کینی۔۔۔

ساکوں تاں رووَنڑ داہوش کینی۔۔

6

کپڑا تاں ہے پیا،

اپڑیاں کتاباں،

کپڑے اچ پوں ہا،

اوہو ساکوں بہوں ہا۔۔

میڈا سونہڑا ابو آ،

بستہ ناں گھن ڈے،

بستہ مہانگا اے،

بستے آلے پیسے،

بئے پاسے لوں ہا۔۔

،اماں کوں آکھیں ہا

،پوری روٹی ڈیوے ہا

،گھیو جیکوں لوں ہا

۔۔رج روٹی کھوں ہا

،میڈا سونہڑا ابو آ

،بستہ ناں گھن ڈے

،بستہ مہانگا اے

،بستے آلے پیسے

۔۔بئے پاسے لوں ہا

، کینجھاں سونڑھا وار اے

،عید دی ڈیہوار اے

،نواں چولا پوں ہا

--عیداں منوں ہا

،میڈا سونہڑا ابو آ

،بستہ ناں گھن ڈے

--بستہ مہانگا اے

،بستے آلے پیسے

--بئے پاسے لوں ہا

7

جے برادر ہوویں

پیار دا گھر ہوویں

دل دا راجہ آکھوں

دل دے اندر ہوویں

دل تے رہوے نا غبار

ظالماں کوڑ نا مار

جے توں سچا ہوویں

یار پکا ہوویں

تاں کروڑاں آکھوں

بھاویں ٹکا ہوویں

سچے تے جان نثار

ظالماں کوں ڑنا مار

غیر کوں رج کے کھوا

ساکوں چاہ وی نا پلا

جیب خالی کڈھ کے

ساڈی حشری نا کرا

نت نواں تھی فنکار

ظالماں کوں ڑنا مار

نال یاسر کوں بلھا

تے منافق کوں بھجا

دل دا درمان بھرا

دل تے آرے نا چلا

دل کوں نا کر آزار

ظالماں کوڑ نا مار

انگلش سونٹ

English Sonnet

1

Sonnet

I know God which is most merciful..
He is the one everything in his command..
Bows before him either empty or full.
He fulfills every wish and demand.
I have seen his vast miracles..
He is seen but remains unseen.
He writes all fates all chronicles
He gave us country white and green.
No leaf moves but when he says..
He is one and he is all.
Everything only for him prays.
He comforts us when we bawl..
O yasir you should say that.
He is the one, one should look at..

غزليات

1

غزل

نا ہوتا ظلم دنیا میں نا کوئی بے وفا ہوتا --
سبق انس و محبت کا ہی سینوں میں بسا ہوتا --

بچایا ہم نے اپنے دل کو بے قدروں کے چنگل سے---
اگر دل ان کو دے دیتے تو کونے میں پڑا ہوتا--

کسی بے فیض عاشق نے کہا کہ کاش یوں ہوتا--
گھڑی بھر نیند کا آنا مقدر میں لکھا ہوتا ---

ہمارا دل بھی ریگستان ہو جاتا ہواؤں سے--
ہمارے دل کا دروازہ اگر یونہی کھلا ہوتا --

سفر باقی تھا اور عمار کے پاؤں میں چھالے تھے--
ابھی تو سود باقی تھے تو قرضہ کیا ادا ہوتا--

2

غزل۔۔۔۔

آگ پے اپنا جسم ملتا ہے ۔۔
ایک پروانہ یوں ہی جلتا ہے ۔۔
سیدھے سادے سے لوگ کیا جانیں ۔۔
عشق تو ٹیڑھی چال چلتا ہے ۔۔
عشق پاؤں اکھاڑ دیتا ہے ۔۔
کون کم بخت پھر سنبھلتا ہے ۔۔
کیوں تمہیں دن میں ہم تلاش کریں ۔۔
چاند تو رات میں نکلتا ہے ۔۔۔
دل ہے یا جال میں کبوتر ہے۔۔۔۔
پھڑپھڑاتا ہے اور مچلتا ہے ۔۔۔
قلب عمار سوختہ کر کے۔۔
یار کا کاروبار چلتا ہے۔۔

3

غزل

میں نے دیکھا ہے چراغوں کا سفر رات کے وقت ۔۔
جیسے جلتا ہو کوئی آگ میں جذبات کے وقت ۔۔۔

روشنی میرے چراغوں کی بجھی جاتی ہے ۔۔۔
سامنے بے حجاب آنا ملاقات کے وقت ۔۔۔

رات اور دن کا ملن ہیں تیری زلفیں چہرہ۔۔۔
آ تری کھوج کروں فرصت لمحات کے وقت ۔۔

اپنی یادوں کے اجالوں کو اجازت دے دو۔۔۔
کہ مرے ساتھ رہیں شدت ظلمات کے وقت ۔۔

کوئی بھی شخص یہاں زندگی سے تنگ نہیں۔۔۔
زندگی تنگ ہوئی تنگی حالات کے وقت۔۔

مدتوں بعد جو آئے ہو ہمارے گھر میں۔۔
ہم تمہیں جانے نہیں دیں گے دن و رات کے وقت۔۔

میں ہوں یا غالب و سودا ہوں یا بیدل یا عمار۔۔
اور بھی پختہ ہوئے آفت و بلیات کے وقت۔۔

4

غزل --

ٹوٹا ہو جس کا دل احساس سے عاری ہوتا ہے--
پر آپ کہیں تو کون بھلا انکاری ہوتا ہے---

جب یار نے وار کیا تو پھر یہ بات سمجھ آئی--
جو وار قریب سے آئے زیادہ کاری ہوتا ہے--

ہر روز کتابیں لاد کے جانا پھر بھی ہونا فیل --
نالائق شخص کا بستہ زیادہ بھاری ہوتا ہے---

ہم نے عمار اسی سے سیکھی ہیں ساری باتیں---
اس دل پے بس فرمان اسی کا جاری ہوتا ہے--

5

غزل

امن میں چپ تھے گرفتار بلا کیا کرتے
یعنی وہ سوکھے ہوئے پتے بھلا کیا کرتے
اس کا دل خون کی رنگت سے شناسا ہی نہیں
خون کے ذرے بھی سرخی کے بنا کیا کرتے
میرے اپنوں نے بھی الفت کا بھرم نا رکھا
وہ تو پھر غیر تھے ہم ان سے گلا کیا کرتے
چند روز اس کی رفاقت بھی اگر جھوٹی تھی
زندگی بھر کی محبت کا پتا کیا کرتے
جا چکا ہے وہ میرے دشت سے بادل کی طرح
پھول مرجھاتے نا یاسر تو بتا کیا کرتے

شاعر: محمد عمار یاسر

6

۔۔مدت ہوئی ہے تیرے قدر دان ہی رہے

۔۔لیکن تری قربت سے بھی انجان ہی رہے

۔۔ہیں لوگ خود کو پاک صاف نیک جانتے

۔۔اک ہم کہ پارساؤں میں انسان ہی رہے

۔۔دنیا کو دیکھ چاند پے پہنچی ہوئی ہے یہ

۔۔اور ہم کو دیکھ ویسے ہی ناداں ہی رہے

۔۔تم خوب سمیٹو گے فائدے مرے ہمدم

۔۔میرے لیے ہمیشہ سے نقصان ہی رہے

۔۔توڑا گیا ہے یاسر کے دل کو بار بار کیوں

کیوں اس کی زندگانی میں بحران ہی رہے

7

بدلا جو رنگ جسم کا معلوم یہ ہوا۔۔
اک شخص مثل مار ہمیں کاٹتا رہا۔۔
کانٹے گڑے تھے سینے میں نکلے کچھ اس طرح
۔۔
چیخا کچھ اس طرح سے گلا چھل گیا مرا۔۔
دل کا سکون اور قرار بے اضطراب ۔۔
نا دوستوں میں نا ہی تعلق میں مل سکا۔۔
ترک تعلقات کا قصہ نا پوچھیے۔۔
آیا ملا بہانا کیا پھر چلا گیا۔۔
وہ جس کے سہارے پے مجھے ناز تھا بہت۔۔
جھوٹی تسلیوں پے مجھے ٹالتا رہا۔۔
یاسر ہمارے بعد بھلا دے گا داد عشق؟
جو شخص زندگی میں ہماری تھا بے وفا۔۔

"شعر یاسر"

8

ایک عرصہ تری یادوں نے ستائے رکھا۔

بے ثمر عشق نے دل کو مرے کھائے رکھا۔۔

جانتا تھا تری نظروں میں کوئی اور بھی ہے۔۔

پھر بھی اس دل نے تجھے سر پے بٹھائے رکھا۔۔

خود بھٹکتے رہے جنگل میں بیابانوں میں۔۔

اک خیال عبث کو دل میں بسائے رکھا۔۔

ٹھیک کہتے ہیں لوگ عشق خلل ہے یاسر۔۔

مرے حالات نے یہ مرض بڑھائے رکھا۔۔

9

گھر گھرانے بہہ گئے جو تھے ہمارے بہہ گئے
بہہ گئے راشن ہمارے خواب سارے بہہ گئے

کاش اے دریا ترے سینے میں ہوتا ماں کا دل۔۔

ہے تڑپتی ایک مادر جس کے بچے بہہ گئے۔۔

چار سو پانی ہے لیکن پیاس سے کمزور ہیں۔

بے بسی سے آنکھ سے ٹپکے جو قطرے بہہ گئے۔۔

گھر گرے اور بیٹیاں بھی خواب اپنے لے گئیں۔

سرخ جوڑے کے کفن میں جن کے لاشے بہہ گئے۔۔

بہہ گئیں قبریں بزرگوں کی کہاں ڈھونڈیں انہیں۔۔

جو جدا پہلے سے تھے دیکھو وہ پیارے بہہ گئے۔۔

اب اگر جینے کی چاہت ہی نہیں تو کیا کریں
جو ارادے تھے کبھی یاسر ہمارے بہہ گئے



شاعری صرف الفاظ کا کھیل نہیں، یہ روح کی پکار اور دل کی گہرائیوں کا عکاس ہے۔

محمد عمار یاسر کا یہ تیسرا شعری مجموعہ "اوجِ خیال" ان کی تخلیقی جستجو اور فکری سفر کی ایک بلند ترین منزل ہے۔ اس کتاب میں شاعر نے روحانیت کی لطافت، رشتوں کا تقدس، معاشرتی رویوں کی جھلک اور زندگی کے مختلف رنگوں کو اپنی مخصوص اندازِ بیان میں سمیٹا ہے۔

اوجِ خیال" محض اشعار کا مجموعہ نہیں بلکہ " احساسات کا آئینہ ہے، جہاں قاری کو کبھی سکونِ قلب ملتا ہے اور کبھی اپنی ذات سے مکالمے کا موقع۔ ان اشعار میں جدت بھی ہے اور روایت کی خوشبو بھی، جو قاری کو ایک ایسا شعری تجربہ عطا کرتی ہے جو دیر تک دل و دماغ میں گونجتا رہتا ہے۔